

چشم دار و زن

٢٢ ربیع الثانی ١٣٨٦
١٠ اگست ١٩٦٦

The image shows a large, stylized calligraphic inscription in red ink on a light beige or cream-colored background. The text is written in a flowing, artistic script, likely Naskhi or a similar form of Arabic calligraphy. The characters are bold and have a decorative, layered appearance with thick outlines. The overall composition is centered and occupies most of the frame.

شیخ سید محمد نیر برق

دَارُ الْمُؤْمِنِينَ

ادھیگر = سید محمد شاہ الحسینی
معالج = سعد الداھلی ندوی

جده سالانہ
سات روپیے
ل بوجہ ۲۰ بیسے

TAMEER-E-HAYAT

DARULULoom NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA) (FORTNIGHTLY)

دارالعلوم نکرده العلیم کا سیار کردہ الصابر

القرآن العظيم

اے مولانا ابوالحسن علی ندوی
اے کتاب میں اسلامی تاریخ، نامہ اسلامی شنیتوں، ہندوستان کی اسلامی تاریخ،
اسکی نامور شخصیتوں کے متعلق اسماق، اسلام اور بندوستان کی تاریخ کا خلاصہ، مشہور و مذکور
درسگاهیوں کا تعارف، حلوماتِ حاکمہ اور فرمودہ مذاہل آگئے ہیں، اسکی کوشش،
آنی بہے کہ کوئی سبق جینی بیج سے خالی تر ہوا فہدہ کسی ایسے تجویہ باحقیقت کی طرف دیر
کرتا ہو، ملاد حرب یہ کی ڈی تھدا ورنہ اس کو داخل نصاب کیا ہے۔

تَحْمِلُنَا لَهُمْ

۱۰: مکمل الیت الحسن علی تدوینی
اس کتاب میں ایک بہترین کی تعلیم کے جدید اصول اور ماہرین علم و فنا
تجربات کا سطح لایا گیا ہے کہ کوئی کتاب ہریں نہ رکھنی کی تکمیل کر جائز ہوئے ہیں فرمادی
ہے، دوسری بہترین کی تعلیمات اسی کے واقعات اسی کا اس پیغمبر اصلوں میں پی
لیجے کا اسلام کے نیادی اصول خود تجربہ کرنے کی طرح اسی کی طبقے چل جاتے ہیں
پسذ کو بالا کو یہ میں بڑی تسلی ٹھاکوں سے دیکھا لیا ہے!

الأدب العربي

مولانا سید محمد رابع ندوی۔ ادیب اول
(دارالعلوم ندوۃ العلماء لذہبتو)
عربی ادب کی تاریخ اور تنقید کے موضوع پر ہندوستان
میں یہ سب سے پہلی کوشش ہے، جو الادب العربی
میں عرض و تقدیم کے نام سے عربی زبان میں دارالعلوم

اس کتاب میں عربی ادب کی تاریخ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور یہ تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے، ادب کی حقیقت، تقدید و تحریک و ادبی نمونے، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مقدمہ کے ساتھ حوصلہ عربی نائب پر یہ کتاب چھپ کر آگئی ہے۔
 (قیمت صرف چار روپیہ)

مکتبہ دامت

از: مولانا ابوالحسن اعلیٰ ندوی
یہ کتاب عنین کی متورط اور اعلیٰ دو نوں جماختوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے
انی خصوصیات کے لحاظ سے اس وقت تک ادب ہرجنی کی کوئی کتاب اس کا بدل نہیں
بلکہ یہ دوسری کتابیں کافی نعم البخل ہے، مددوس عربیہ کی طرزی تعداد کے علاوہ محتوا، ملائکہ
ملکاتہ پنجاب اور مدراس یونیورسٹیوں اور بہت سے کالجوں میں داخل نصاب بے
شام کے کالجوں میں بھی داخل نصاب ہے۔

مِنْشَرَاتٍ

اس کتاب میں عربی ادب کی تاریخ پر سیر حاصل ہے
کی گئی ہے اور یہ آئین بڑے حصہ پر مشتمل ہے ،
ادب کی حقیقت پر تقید و تجزیہ چھپے ادبی نمونے ۔
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے مقدمہ کے ساتھ
حوالہ صورت عربی ثانی پر یہ کتاب چھپ کر آگئی ہے ۔
(فیض صرف چار روپیہ)

سالانہ
ششماہی چاروں بی
فایپر جو
۳۰ پیسے

تعمیر صحت کی

جلد نمبر ۱۹
شمارہ نمبر ۱۹

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۰ اگست ۱۹۶۶ مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساروں سے آگے جہاں اور ہمیں ہیں

سید محمد الحسنی

ندوہ العلاماء نے اپنے زمانہ میں تقدم و تجدید کی جس جامیت کی دعوت دی اس کو ایک ایسے نادک

پل صراط میں تشبیہ دی جا سکتی ہے کیونکہ اسی الخرش پا آدمی کو کہیں سے کہیں پوچھا رہی ہے۔ یہ

نزدیک اس بیان پوچھیا جائیں پوچھیا جائیں

والا محال ہے ذمہ داری جس قدر طریقہ جو گئی کو تماہی بھی اسی کے بعد بڑی سمجھی جائیں، آدمی جتنی زیادہ بلندی سے

گر گیا چوتھا سماں تراویہ ہے گی، لیکن کیا اس اذکیت اور وہ کہا جو سے بلندی اپنے مقام سے بخواہ کئے

ہے اور اپنا علاج بدلا سکتی ہے، اگر کوئی ای اعراض کرتا ہے کہ اتنے مشکل اور اتنا بیل عمل نسبت الحین کو اعتبار

کرنے کی ضرورت ہے کیا حقیقی تو اس کو سمجھنا چاہیے کہ دشواری تو اسلام کے آئین دھرمی خیز سے ہیں مطابقت ہوتی

ہے، اور ایک مومن کو اسے عالم کے خلاف صفت آزاد ہونے کی دعوت دیجی ہے اور سب سے چھڑا کر ایک کاپیاں ہیں۔

تو حیدر قوی ہے کہ خدا احسن کہہ دے

یہ بنہ دو عالم سے خواہی رہے لئے ہے

امت مسلم کی ذمہ داری اقوام عالم میں اسی لئے تو زیادہ ہے کہ اس کو خیرات اور امت دستگاہیا ہے اور اس

کو سے اہر کا م سونپا گیا ہے، دنیا میں یہی رشتہ — DENSED EDITION — یا انتہا پسند EXREMIST

آدمیوں کی بیشتر زیادتی رہی، لیکن ان کا کمال را اعتماد ہی میں سمجھا گیا، فرشتہ اور شیطان کے دہمان

ان کی تخلیق اسی اعتدال کی طلاقت ہے اس اس بات کی دلیل کروی و نداہی دوں میں مشت اُن کی تحمل اور

اس زمین پر اسکی مخلافت دنیا بات سے پورے مدد پر قائم رہتے، اس نے اثر تھانی نے ایک سینی غاکی مخلوق کو پیدا

کیا ہے اذمات و نون کے میلانات کی وجہ ہو اور اس کو پوری ارزنگی اسی ابتکانہ کشکش ہیں گزرے اس کا نام

سے یہ کہنا کہی دعوت اور نصف الیعنی روشن دین کے خلاف اور خود ساخت اذکار و تقریبات آفریقی پرستی ہے۔

پڑی جا رت یا پڑی سادہ بوجی کی بات ہے سکھتی ہے احیقت سے اس کا کچھ تلقن نہیں۔

ندوہ العلاماء کو اس تحریک دعوت کے سلسلہ میں جن دشواروں کا سامنا کرنا پڑا وہ دراصل اس

حتم کی دشواری حقیقی جو بہباد کے خلاف تیرنے والے کو زمانہ کے رسماں درواجہ اور روش عام کے مقابل

ایک نئی راہ نکالتے ہیں کہ ہوتی ہے، یہ دشواری بالکل فطری بلکہ منید اور ضروری ہے، اس کی دعوت کا حصہ

اور اذکار کی صحتی کی طلاقت ہے۔

یہ سچ ہے کہ اس عہد افریقی تحریک اوس کے بنہ تھا کہ اس کا تھا اس کا تھا اس کا تھا اس کا تھا اس کا تھا

کیا تھا اس کا استقبال ہوتا اور اس کے بنہ بر جگہ جگہ اس تھا تھا تھا اور ہر گھنٹہ کھانا نہیں اور کہاں کہ مفت علی

ہوتے، لیکن اگریب اس پیارے پر نہیں چھاپتی تو حقیقی تو اس کی ذمہ داری اس نسبت الحین کی خالی پر نہیں بکھر

فہرست مصاہین

عنوان	مصنفوں نوگار
۲۰۱ ادلت ساروں سے آگے	سید محمد الحسنی
۲۰۲ جہاں اور بھی ہیں	مولانا سید ابوالحسن علی رحاب
۲۰۳ پیغمبر ان	نندوی
۲۰۴ تغیرالعلوم	ڈاکٹر مصطفیٰ اباعی
۲۰۵ سنت ہول	اسباب وضیع حدیث
۲۰۶ مولانا محمد اسماعیل مآب	مولانا عبد اللہ عباس
۲۰۷ ندوی سندیلوی	نندوی
۲۰۸ مولانا سید ابوالحسن علی ممتاز	مولانا عبد اللہ عباس
۲۰۹ تقریب	نندوی
۲۱۰ نہن میں ایک بغل	مولانا عبد اللہ عباس
۲۱۱ مشاعرہ	نندوی
۲۱۲ جاپ شاہک کا پوچھا تھا	جہاں تازہ "شر"
۲۱۳ باری تاریخ	مولوی سعیش الحنفی
۲۱۴ وگر دلنشکر ایکی کہ تائید	نندوی
۲۱۵ عربی عبد العزیز زادہ تلال	عبد الدھنار انصاری
۲۱۶ معاشیات	مولوی ذکراللہ خاں ذاکر
۲۱۷ معاشی مخلوقات کا علمی میں	نندوی
۲۱۸ معلم السلام	اقبال احمد غفرانی
۲۱۹ مزبی افراقیہ اسلامیہ	نندوی
۲۲۰ پوچھیں تاں	مولانا عبد الحیم حبیب
۲۲۱ کو اتفاق دار اعلیٰ	نندوی

لهم إله اليوم أكمل
لهم إله العزائم اكمل

مولانا سید ابو الحسن علی مذی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْيَوْمَ أَكْبَلَتْ لَكُمْ دِينَكُمْ
دَاتِحِمَتْ عَلَيْكُمْ نَعْمَقَتْ دَفْنَتْ
لَكُمْ إِلَاسْلَامُ دِينًا (الْمَاذُ)
ترجمہ:- آج میں پورا کر چکا تھا کہ نے
تمہارا دین اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا
احسان اور پیش کیا میں نے تمہارے دامت
اسلام (دین)۔

اس نے اس کا صاف اقرار کیا کہ ہب نہب کے متعلق اس قسم کا کوئی	یہ آیت کب یہ آیت نامہ نازل ہوئی؟ جمۃ الوداع
--	--

صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری رجی میں عرفہ
کے روز جبکہ دن عصر کے وقت نازل
ہوئی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے اس دنیا میں ہر کیا سی روز رپونے
تین ہفتے سے ایک روز زاندہ) قیام نظر مایا
صحیح و انتہا، سر آئتا کے کے بعد ۱۸۳

یہ روایدں یہ ادھر رایت پیوں
نے حضرت عمر سے کہا کہ امیر المؤمنین آپ
کی کتاب میں ایک آیت ہے جس کو آپ
حضرت علیؑ کے نام سے دعویٰ کیا

پر سے یہ اور ہم یہودیوں پر ارس
ہوتی تو ہم صرف اس دن کو تیوہار بنتے
اور اس کی یادگار منایا کرتے، حضرت عمر

نے فرمایا کہ یہ آیت ایک نہیں بلکہ ہمارے
دو تہواروں کے موقع پر نازل ہوئی،
تھیں کافی دفعہ نہیں کاملاً، اس لئے

بیوہ قادن اور ستر قادن، ددبوں بھم
ہماری عجیب ہیں ہیں۔
اے یوسف کے حکما! حقیقت میں بیٹے

سیم۔ اس میں اور اس کے لئے ذلت کا خراب ہے، کیا اس سے بڑھ کر اُنہوں کے اخلاقی میں دفعہ

خانہ پر می اور نہ لٹا ہری تکمیل کے نقش
اور ناتکمیل ہے۔
عمارت کے مکمل ہوتے کا مطلب
ہے کہ بنانے والے کے اصول اور
مہنگے والوں کی فرمادیات کے بھائیوں سے
مکمل ہے اس کی تکمیل کو سمجھنے کے لئے
اصول تعمیر بنانے والے کی غرض و نتیجت
اور رہنمائیوں کی فرمادیات کا علم
خود ریاست یہ علم اگر ناتکمیل ہوگا

عمرت نامکمل معلوم ہوگی۔ دن کے
مکمل ہونے کا سمجھی جیسا مطلب ہے کہ
مکمل کرنے والے کے اصول اور عمل
کرنے والوں کی ضروریات کے لحاظ
سے بالکل مکمل ہے۔

جز کا نام نہیں، یہ بخاری زبان ہے،
جو ہم دن رات بولتے ہیں، اعضا کے
مکمل مجھوں کو انسان کہتے ہیں باستخ
کا نام انسان نہیں، پس کا نام انسان
نہیں، یہاں تک کہ سرا درجہ چھرے کا
نام انسان نہیں، دل اور دماغ

رجن سے حقیقت میں ان ان انسان
بہوتا ہے، وہ تک انسان نہیں، اور
اگر بکچھ ہو، پیر کے ناخن سے لیکر
جوئی تک سلامت ہے، صرف جان
نہیں تو وہ بھی انسان نہیں بلکہ انسان
کی لاش ہے، لیکن دین دنیا میں وہ
آنکھی چیز ہے، وہ سخت جان ہے
کہ اگر سر (تو حید و ایمان) نہیں
تب بھی دین ہے اور اگر کوئی جان کسی
قسم کی روح نہیں تب بھی دین

بھی، عبادات بھی، موالحت بھی،
حقوق اسلام بھی، حقوق ایجاد بھی،
اس میں نماز بھی فرمائے اور افراد
کے مطابق آنکھ سیرات بھی۔ جو
شریعت کے حق بخوبی اور اس
مذکور کرنے کا خواستہ گرا

<p>جائز گا، اور دونوں کی تعالیٰ کی جائے گی سارا مسئلہ ایمان و عقائد اور طرزِ زندگی کا ہے نہ کہ زمان و مکان اور جنت اپنا حدود دیکھو دکا!</p> <p>قدیم و جدید سمجھنے سبھانے کے لئے چند نافع فقیر ہیں اور جسیں! جس زمان میں بھرپڑے ہوئے انسانوں یا اذ غایبوں کے لئے اگر ہمیں جدید اسلام اور جدید وسائل کا سہا رالینا پڑتا تو اس کا یہ مطلب ہرگز بہتیں کہ ہم نے</p>	<p>اس کی پہچان یہ ہے کہ آگر اس جامیت کے ساتھ ہمارے اندر اخلاقی سفت کا اتہام وال الزام خدا درسل کی سچی محبت اور اس کے لئے کچھ زکچوپتہ بانی و اشارے کام لینے کا جذبہ و استدعا و موجود ہے تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم صیحہ راہ پر ہیں اور اسلام کی مرطلاً منتفیم پر گاہزن ہیں اور آگر مرطلاً و مشاہدہ کی وسعت، تہذیب جدید کی قربت او، عمر، حجامت سے واقفہت کے</p>	<p>اور جا عتوں میں ایک منفرد اور بلند حیثیت عطا کرتا تھا۔ ندوۃ العلامہ کی رحوت تو اسی اسلام کی دعوت ہے جس نے حفت الجنة بالکارہ، حفت ان ربانیتہوت کہا ہے، یہ تو اذل سے وترہ بانیوں کی راہ اور اہل جنوں کی گذرگاہ ہے، بیہان تن آسانی یا کسی دیوار کے سایہ میں گرانخوابی کا کیا موقع۔</p>	<p>اس کے صحیح ترجماؤں اور معائدوں کی کمی پڑتے ہیں، اس نے ان لوگوں کی حجاب پ زیادہ گھری نہیں پر اسکی جو اس سیار جامیت پر پورے اترتے ہوں، ایک یہ چوکر اس کی میزان اعتدال کا ایک پرہ خود بخود جھکنا شروع ہو گیا اور علم وروحانیت یا قدیم و جدید کا وہ نازک وقازن جو مطلوب تھا پوری طرح سے تکمیل ہے۔</p>
--	---	--	--

لے، بس ایں ہوا اور دیوہ میں یہ سماں
کی جیسی کہ جدید علوم کی نئی نگیوں اور
تمہاری مغرب کی جدت طرازیوں کے
اثر سے ہمارے قلب و روحانیت کی وجہ
سلیخ اور نجی ہمچشمی جس کے بغیر یہ سارا
کھیل ہیں یہ معنی ہو جاتا ہے، اور کبھی
ایسا ہو کہ ان علوم کے خلاف ہمارے
انہر ایک الی نظرت و کرامیت یا خوف کی
کیفیت پیدا ہو گئی ہے کہ تم اس کے حفیہ
و بے ضرر بکر ضروری حصہ سے بھی (علیاً
و زوٹا) منکر ہو گئے جو ہمارے نے
خداوند دندگار میں سکتا تھا اور ہمارے
تحالہ کے لئے ذرا شد و سائل کا کام میں
سکتا تھا۔

کچھ خال خال مثاں میں کوچھوں کر
جن کا اس بجاویا عام ریت پر کوئی تائیں
اپنے لیں سکے، حام گوں ان دن خالوں میں
تعصیر ہونے لگے اور اپناہ کمال کر ہونے
لگے جو ان کو دے سے قلبی اور دل سے

یا در کچھے قدیم و جدید میں ہوئی
تفاوتیں جو کچھوں تغفاریت وہ بہاءے
اندر ہے، ہمارے من کا مزہ مگر گیا
ہے، اور ایا انکفر آر ہا ہے کہ چیزیں کا
مزہ تبدیل ہو گیا ہے، درحقیقت قدیم
و جدید اور مشترق و مفتر کا دنبا
میں کوئی وجود نہیں، یہ سب ہمارے
خیال کی طلسم کا ری ہے، جو انسان کی
نظرت کل حقی وہی آج بھی ہے، خدا
کے نظام کوئی و تشریحی میں بھی کوئی
تبدیلی نہیں، آنتاب لاکھوں کر درود
بر سے اسی طرح روشنی کا سرحرش پہ ہے
اور زمین خدا جانے کب سے گردش
ہیں ہے، خدا نے یہ کب تباہی ہے کہ قدیم
کو سپڑ و جدید کو حضور، یا جدید کو خیال
کر وہ قدیم کو خیر لے دکھو،
قدیم زمانہ میں حضور کے ساتھ حضرت موسیٰ
بھی تھے، تو کیا دلوں کو قدیم ہونے کے ناط
(نحوہ با افسد) ایک سلسلہ یہ سمجھا

یہیں اس کا نثرہ ہے، یہی اس کی مزدوی
ہے اور یہی اس کا حل، یہی اس کا جواب ہے
ادریسی اس کا انعام
عشق سہم راہ است و حدمہ منز
اگر میں اس میں کوئی دشواری نظر
آتی ہے تو یہ دشواری سہی خوشی مولی میں
چاہئے ملکہ اس کو اپنے لگے کا بارہنا
چاہئے، لیکن یہ سب سچی روحانیت،
صدق و اخلاص، تلقن میں اللہ اور سنت
و شریعت کے روشنی میں ہونا چاہئے
اور جدید اصلاح میں اس کے دائرہ
افریقی اسی طرح روشنی کا سرحرش پہ ہے
افریقی کے اندر ہتا چاہئے، پیشکش
اسویت مبارک سودمن اور میتھے نیز
بڑگی جب یہ حسن تناسب برقرار ہے
و سائل و تراٹ ناط ملطاز ہوں،
میا و می متحاصہ دلتورات اور خال
و کیفیات جنادی ہیں، یہ آہستہ،
خالوں کی زین جائیں اور شانوں پر جائیں
خیادی مقاصد کی جگہ تسلیم،

کائنات کی ابتدائی بندوں کے نقطہ نظر

نایاں علم بردار اس بات پر متفق ہیں کہ
کائنات پھیل رہی ہے۔ بحاثت البخوم کا
تفرقی دو دین سے اس طرح مشابہ میں
آتا ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہم
یہ توگ اس دائرہ کو تلقی کا نتیجہ نہیں سمجھتے بلکہ
ایک پراسرار قوت دانو
—
(EXPULSIVE FORCE) کا اثر
سمجھتے ہیں،

نظریہ استقلال کا نتارت کے عاملین
کہتے ہیں کہ جو جماالتِ الجموم تباہتے رہتے ہیں
ان کی بُجگ پر کرنے کے لئے باسیدر و بن خسیں
سے نہ ہوئے دوسرا بجائے الجموم اس فتنا
میں بُتھر ہتے ہیں جو ان سب بجائے الجموم کے
درمیان مشترک ہے اور سب کو اپنے آخوند میں
لے ہوتے ہے ، باسیدر و بن عدم محض سے
وجود میں آتی ہے ، پر دنسیر فردہ اہل نے
بن کا تعلق کیا ہے جو نیو روٹی سے ہے ، اور

جو نظریہ استقلال کائنات کی قائدات
دکالت کرتے ہیں اسیں کچھ تدبیل کلبے
تاکہ یہ نظریہ محدثات کے عطاویں ہو جائے
چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ کائنات کے مددود
حصے میں فلکی عظیم (BAN 6-6A)

نماہیں تغیر استقلال کا کردار ہے
ان ان ہمیشہ ماروں سے حفظ آتی
کوئی قب کے ساتھ رجھکر پوچتاب کریں
طرح وجود میں آتے ہیں ہم موجودہ زمانے
یہی ہمیشہ داں نظریات قائم کر کے الجرم
سماوی کے ثابتات اور ان کی پہلوش
سے ان کی مدد اقت کو جانچی جوئی تھے
یہی نظریہ خلخ عظیم اور نظریہ استقلال
کا ثبات دونوں کے کچھ مخصوص تری
ہے شمار یہیں کاملاً ثابت کیا جاسکتا ہے
لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کسی عالم

جاتا ہے، فتن غلیم کو بھی کامنا تی،
دھمکوں کے سلسلہ کی ایک اڑی
گردی کہ سکتے ہیں، بعض بیانیت دیاں
پیشینگوں کرتے ہیں کہ ایک وقت ایسا
آنے گا کہ ان بحاثت البخوم کی تجزیہ فتاویٰ
میں مستحب پیدا ہو جائے گی اور اس کے بعد
ایک دوسرے کی طرف حرکت شروع
کریں گے، آخر کار میں بمحض پوک پہنچ

کی طرح ایک گجرے کی شکل اختیار کر
گے، جو ایک عرصہ کے بعد پہلی مرتبہ کی
طرح بیٹھ کر کامنات کی شکل اختیار
کرے گا اور یہ اجتماع دو افتادہ کا
سلسلہ ہدیثہ چاری رہے گا، وائرط
ایمن سیدہ پچھے جن کا تعلق ماہن علیہ
اوہ ناؤنٹ پالا عمر کی رسید گاہیوں سے
ہے یہ رائے رکھتے ہیں کہ کامنات
اسی سردار میعنی سال کے بعد اسی طرح

اپنی تحدید کرتی رہتی ہے۔
نظریہ خلق فلک فیلم کی
BIG BANG THEORY کی تائید میں جو نیا ثبوت
بھم پہنچائیے، اس نے اس کے مقابل
نظریہ استعمال کائنات —
STEADY STATE THEORY

کی دکالت کر نہ اور کوئی مشکل
میں بدلنا کر دیا ہے۔ اس نظر کے
قابلِ پیشہ دانوں کا کہنا یہ ہے کہ
کائنات ایک مرغزار کی طرف
جیسیں نیا سبز پر مژده اور برپا شد
سبز کی جگد لیتا رہتا ہے۔ ہمیشہ^۱
اپنے فنا شدہ حصوں کی جگد فرمودو
حصوں سے آباد ہوتی رہتی ہے جس
کے وجود میں اوس طبقہ انسانی خدمت کی اتنی
ہی تعداد صرف ہوتی ہے حتیٰ قہقہے میں
جسے میں صرف ہوتی سمجھی۔ اس نظر کے

کے ذریعہ ایک خاص مضم کے اس
RADIATION —
لگا جس کے متعلق یہ احتمال پوتا
شاید وہ ادئے کے اس سفید گرم
مکرودوں کا حصہ ہو جسے کامناتی ہے
COSMIC RAY) کے نام
موسم کیا جاتا ہے اور اس کے متعلق
خیال ہے کہ کامنات اسی سے نکلی
یا۔ ؟

کوہ پا لومروں کی میغوری نا بر و د
فطر کی ایک دور بین بالکل نشیت
بعض روشن اجرام کے متعلق جو
کا سر (ASARS) ملا
جیا ہے، پا پنچ برس سے زیادہ ع
موداد کٹھا کر رہی ہے، یہ اجرام ت
آنتیابوں سے بھی زیادہ روشن
اوہ بیم سے اربوں میل کے فاصلہ پر
کے کنارے علامتی اگ کیم ج د
دنجی ہیں
تب نک
ایک
بیہتے
خوازی
رے
کا وجہ
ت منت

دیتے ہیں، ان روشن اجرام کی
بہت تیز ہے کہ جس سے معلوم ہے
کہ ہماری کامنات فلکِ لینی پڑھنے
وجود میں آئی ہے۔

کا گول بھٹا جس کے ملکر ڈے بہت
فنا میں پھیل گئے اور اج بھی
میں فی سکنڈ کی رفتار سے
دو ان ہیں۔ ہماری پھیلنے والی
اسی ہائیڈرودجن کے پیز رفتار کو جو
سے بنی ہے جو حیاتِ البخوم —
(۱۸۷۸-۱۹۱۴) کی صورت
بخت ہو گئے تھے، بالکل اس طریقے
جیسے خشک انگور کیک کے قواں
ملکر پکا پا جائے تو خشک انگور کا
ہوشے حرکب سے نکل کر ہر طرف پڑے

عالیم سے طرحِ جو دیں
اس اہم سوال کے جواب میں
میں سے کون سا نظریٰ صحیح ہے
کے بارے میں گذشتہ چند
عالماں حلم ہدایت اگرچہ کسی فیض
پہنچ نہیں مگر اس کے قریب
پہنچ گئے ہیں۔ عالم کو اکب
شاعروں اور محققین

اور بیانی موجوں (WAVES) کے درجہ زمین تک جو اطلاعات اپنے سائنس انوں کے درمیان توازن بگاڑ دیا ہے کتب فکر کے سائنس انوں کا نقطہ کہم ایک ایسے عالم میں رہتے ہیں جو بدی احتساب قابل تغیر ہے۔ دوسرے کتب فکر کا نقطہ یہ ہے کہ کائنات ایک طوفان خیز دھماکے کا

ہے۔ جبے انداز اُدس یا بیس
گذتے ہیں، ماہرین علم بدھیت
جماعت جس کی تعداد بڑھ رہی
رامے رکھتی ہے کہ نظر پر فتن غلیظ

امعن ہمیتِ دلوں نے
ریڈیاٹیڈ رائے کی تغیری و تقسیم
ہو رہا ہے کہ کافی نات میں کہیں کہ
انتشار پیدا کرنے والی قوت رج
کو اوج سے انتشار پیدا ہو جائے
ماضی قریب میں گذشتہ سال
کی پہاڑی پر ریڈیو کی ایک نلزک

زندیقوں نے بہت سی ایسی احادیث پڑھنے کا تعلق اخلاق، طب، علاال اور
سے تھا۔ ایک زندین نے خلیفہ مہدی کیکی
اعتراف کیا کہ اس نے تسویہ احادیث بنائی
عبدالکریم بن الجراح نے افسوس کا اک

نے چار ہزار احادیث و فتنہ لکھیں جن
حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے
احکامات ہیں، خلفاً مَنْ عَبَسَ يَخْلُقُ
خلیفہ مہدی نے زندانیوں کے خطرہ کا
کر کے ان کو خوب تسلی کر دایا، چنانچہ
وضا علین حدیث میں سے عبد الکریم ر
کو محمد بن سلیمان امیر لبصرہ نے قتل کر
محمد بن سعید المصلوٰہ کو امیر ابو تجفیف،

نے قتل کیا اور بیان بہم حاں کو خالد بن
العسری نے قتل کیا۔
قبائلی، ہبنتی، سیاسی اور فقہی
کے متعصبات کو دین حدیث میں دخل
ایک حدیث میں امام ابو حنینہ کو ا
کے چڑائے تعمیر کیا گیا ہے، ایک
موصوف حدیث میں امام شافعی کو ابل
تار دیا گیا ہے، اسی طرح شو
ر حدیث و منع کی کہ خدا نے نا خوش

وہی عربی میں نازل کی اگر وہ خوش
تو فارسی میں نازل کرتا، یہ بات امیر
ہے کہ اس قسم کی احادیث و افسوس
موصویت پیش، اسکی اندازگی ایک
کہ جس نے قرآن کو مخلوق کہا اس

کیا، یا جس نے نماز میں پا تھا اس سماں
کی نماز نہیں بولی۔
اس سلسلہ میں دھنلوں اور
کاروں بھی بہت گندہ رہا ہے۔
نے عجیب غریب احادیث گردھ کر کے
خوش کرنے اور حلبوں و محفلوں
داد حاصل کرنیکی کو شیش کی۔
روایت کہ جس نے کلمہ ٹپھ لیا
اللہ تعالیٰ ہر جنگ کے بدلتے ایک
چڑیا یا عطاکارے گا جس کی چونچ
ہو گئی اور بال مر جان کے۔

This image shows a page from an antique Persian manuscript. The text is written in a formal, cursive Persian script. A large, stylized floral or geometric motif, possibly a three-petaled flower, is positioned in the lower right corner. The paper has a warm, aged yellowish-brown hue.

کوہیں مثلاً یہ کھنڈ
لکھ رشیدہ ع
نے فرمایا کہ عباس
میرے وصی یہ اور
دارث، اس طرز کی احادیث موضو
ہیں، جو اس دہد کی سیاسی اور جما
عصبیت کا منظہر ہیں۔
احادیث کے وضع کرنے،

• زندگیوں کا حصہ بھی کچھ کم نہیں
ہے یہ وہ طبق تھا جو اسلام کو بھیشید
وہیں کے ناپسند کرتا تھا اور اس
حکومت سے بخوبی رکھتا تھا، یہ لوگ
اسلام کی طاقت سے مجبور تھے پہنچنے
سلام ہون گئے تھے مگر بے باطن
کی بخش کرنی میں سرگرم عمل تھا اس
کو انہوں نے عزت، احترام، دش
او، دولت کے حصے کی خاطر قبول

تھا یکن اصل مقصد کچھ اور تھا، یہ
ہے کہ اسلامی معاشرہ میں دوسرے
تمیری، چومنگی، اور پاپکوویں وغیرہ
یہ کب بہت سے زندگیں دلخدا پیدا
جن کے ذکر سے عصر عالمی کی کتابی

ہیں، دین کو حزاب و سچ کرنے
میخلد دوسرے طریقوں کے وسیع
کاظمی عقیدجی اپنیوں نے اختیار کر
الیسی احادیث، ضعف کیسیں جن کا
اسلام کا خلاف اڑانا متعال تھا۔
فرشتہوں کو اپنے بغل اور سینے
سے پیدا کیا۔ دوسرا موضوع تھا
کہ میں نے خدا کی زیارت کی
کاموئی کا تاریخ سمجھا، یا
 تعالیٰ کی آنکھیں آشوب کرائیں
اور فرشتہ عیارت کو آئے تھے
جس پر اٹھنے کے لئے کہا

میں بوضع چکتیں

ذكر مصطفى البانى

آج بتوتِ محمدی پر الحاد و دھرتے کا حملہ ہے کوئی شاہین ہے جو اسکے مقابلہ کی سعائص حاصل کرے؟

اگر امام ابو عینہ یا امام احمد موجود ہوتے تو شاید اس کے مقابلہ کے لئے تھوڑی سیر کے لئے تدوین فتح کا کام رک دیتے ۔

و سُلیمانیہ ہال میں طلبے کے دارالعلوم سے مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا خطاب

پیغمبر کی نبی چھوڑ دی، ان کو بھی ثوب
ملا اور تم کو بھی ثواب ملا۔

کیا کوئی اندرونی سمجھ کیا جاتا ہے
ان کے اجر و ثواب کا؟ آج کون ساری اراضی
والی ہے جو ان آئندہ ارادتیں اور ان مدد شہر کا
ادان نہاتے خطاں اور ان مذاقح کا رکا
ذواب کا سار جو کسے ادا کی کوئی میراث

متین کر سکے، کیا کسی یہ مقابلہ ہے کہ
امام شافعی رحمہ، امام غزالی کے قباد کا
جو شکرے کے اور صفتی رحکے قباد کا

عبد القادر جیلانی مجدد الف ثانی اور قادی القیصر
کے ذواب کی میراث مرتب کر سکے؟ کسی میں

بنت ایشی! یہ دو جگہ ہے جو اس پر
کساری میں عاجز ہیں اور ساری دوستیں

عاجز ہیں اور پورت کے سارے سائنس
اور ریاضی دن عاجز ہیں۔

عصر حاضر کے فتنے

یہ سے عنجهما

سے تہار اتفاق اسی قسم ہے جو سبقتی ہے

کہ ہم عربی مدرسین کیوں آئے؟ یہاں ایکجا

یہ زندگی کلام ہیں، قرآن اس پر شاہرا!

کیا خانہ ہے، جو کی طیاں ہر خواہ کسی

بھی درج ہیں کیا کہ ہم ہمارے کرمانا ہے

کی صفت ہیں تو پھر کہ اس کی کوئی حریت

ہیں کہ کتنا اکٹا اکٹا کے حادیوں پر کشش ہے

کی صفت ہیں کہ اس کی کوئی فرقی نہیں اس

کے حکام جو دستیاں کیوں فریض کرے؟

استنبال کیا، اور لوگوں نے اس کا

یوقنوں (ہم نے ان کو مشوا
بنایا، الماعت کا منصب عطا کیا کہ

ہمارے حکم سے دہ دہروں کو بھی
احسائیت کیا اور طکڑے اور ان کے

کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں
کے علاحدت و توفیق جس کسی کو

نفع ہے جو اسے سو
کے فرق میں کچھ گھے گے، اور کان اریہ

کے فرق میں کچھ بید نہیں کر، لاکھوں
اور کروں آدمی ہدایت پانے میں

عنوان کے ماحت ان کا اندر جا ہوا،
کئی نازیں ان کے حاب میں آیں

اور کروں آدمی کچھ جاتے ہیں جیسا

کوئی اندرونی الدین کے لئے

خانہ ان کے لئے، بستی کے لئے پھر اللہ

کے حاب میں کچھ گھے گے، حضرت مجید

الغوث تھے اور اگر اللہ تعالیٰ

تمکن کیلئے اور اگر اللہ تعالیٰ

اس سے بڑا حملہ اور ظرف عطا کرے

تو پوری ایسا نیت کیلئے معینہ ہو سکتے ہیں

کہ کچھ گھے گے، امام غوث اور حذف احادیث

اویس اور حذف احادیث کے حادیوں پر کشش ہے

کی صفت ہیں تو پھر کہ اس کی کوئی حریت

استنبال کے تمام سامان ہیاں مہیا
لما صبر واد کا افبا میں کے لئے

یوقنوں (ہم نے ان کو مشوا
خانہ ماملہ کرنا تزویر کیا اس وقت

تک کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ امام
سچھے ہیں کہ ہم دارالعلوم کی تعلیم میں فائدہ

کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

کے علاحدت و توفیق جس کسی کو
نفع ہے جو اسے سو

کے فرق میں کچھ گھے گے، اور کان اریہ

کے فرق میں کچھ بید نہیں کر، لاکھوں
اور کروں آدمی ہدایت پانے میں

احذری، بہر کیتھ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں

مدظلہ نے ایسے اہم

تغیر کے جو مسئلے
دو گھنٹے تک جاری

رہے اور دیکھاڑے
بھی کی حتمی العدای میں

شفیقی بیٹے بڑیوی

نے اس کو قلمزد

کیا، اب اس کا

خلافی افادہ عام

اب آپ یہ دیکھ کر کیا اس کا ذرا

کوئی نہیں پہنچا، لیکن اس کا ذرا

فریبا، اس کے جو موقودت با مرنا
استنبال کے تمام سامان ہیاں مہیا

ہیں، تمام ضروری شرائط جو اس کے لئے
خواہیں ہیں ہیاں موجود ہیں، جو لوگوں

کا کسی درجہ میں اس پر اختصار ہے اور وہ
سچھے ہیں کہ ہم دارالعلوم کی تعلیم میں فائدہ

کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

کے علاحدت و توفیق جس کسی کو
نفع ہے جو اسے سو

کے فرق میں کچھ گھے گے، اور کان اریہ

کے فرق میں کچھ بید نہیں کر، لاکھوں
اور کروں آدمی ہدایت پانے میں

احذری، بہر کیتھ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں

یونیورسٹی میں کے مطالعہ کے

ہمیں کے مطالعہ کے مطالعہ کے

کے لئے پیش ہے۔

..... یا پھر کی موقعے ذکر کریں گے،
ہمیں چھوڑتی۔

بہر حال حقیقت یہی ہے کہ ہیاں ہمارا
دل نہیں لگتا ہے، ہیاں ہیں کوئی فائدہ

محکم نہیں ہے ہمارے ہے، ان بھائیوں
سے تو یہ کہنا شاہکار ہے اور فیکر کریں، ہیں

کے تواعد تو این، غواص اور بیان
ہو گی، اور آئندہ ہمارے ان کے تعلیم
میں کر کے، اور اس کے ساتھ خوشی

غایب ہیاں رکھتے، انہیں ہیاں
کے ساتھ میں وسکتے، انہیں ہیاں
لگتے ہیاں ہے اور نہ رات ان کو اچھے
ذہم ان کے لئے خدا نماستہ کوئی بات

ذمہ دار ہے لاؤس و اس کا ذمہ
البواحسن علی ندی کے

ہماری طرف سے اجازت ہے کہ

وہ بخوبی اپنے گھر جائیں، والوں کے

ساتھ ذرا جو اس کے لئے ساتھ
کوئی بخوبی اپنے گھر جائیں، کوئی خاص

بھی نہیں ہے ہم لیکر نہیں جائیں گے

اور ہم برا دیکھا جائے، اسے لوگوں نے
پر جب نہیں ہے کہ عربی مدرسیں نہیں
بڑے بڑے فیض صادر ہو چکیا ہے

بڑے بڑے فیض صادر ہو چکیا ہے
ہمیں بھی کوئی قسم ہو چکیا ہے

اس نے کوئی دفاتر گی دیا ہے،
اسے گھوڑہ چکر ہیاں آئے ہیں، ہمیں

کوئی بخوبی اپنے گھر جائیں، اسے گھوڑہ
کوئی بخوبی اپنے گھر جائیں، اسے گھوڑہ

سچھے کی ہے جو مطالعہ کے مطالعہ کے

..... یا پھر کی موقعے ذکر کریں گے،
ہمیں چھوڑتی۔

ان سے بھی کہنا ہے کہ دوہو

اپنے منیں بانکل آزادیں دہ
اگر ہیاں آرکی میں بھی نہیں میں

اور دیگر ہمیں کے اسی کے مطالعہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
جسے کر کے ہے یہیں اور ہمیں میں

کوئی بخوبی اپنے گھر جائیں گے

اور صاف ہے کہ ہمیں کے اسی کے مطالعہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

بہر حال اس کے ساتھ خدا نماستہ
کے تھے کہ بلکہ کتابوں کی کمال حاصل
کر سکتے ہیں ایسا ہم اس کے حاذ میں

کے لئے اچھا استہ جو یہ کیا، ان
کے اندرونی کشمکش پیدا ہو چکی ہے اب
یہ کسادی کے ساتھ بھائیوں میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بیویوں میں ایک سائنس کے ساتھ خوشی
ہے، اور ہمیں کے دل میں ایک سائنس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شاعری

اس سمت ہی اک جر عہ مے پر بیعا اور ○ سو غم میں جہاں دہریں آ کا فت جا اور

یہل میں چھپا تاہوتے ختم ہیا اور ○ پوچھنے کوئی مجھ سے تریم و نشانہ اور

جب طغیتِ عمر عشق کی کرتا ہو میں کو رہا۔ آنکھیں مری ہو جاتی ہیں خون ہا فنا اور

جلوہ ترا محدود نہیں لار گل کٹ ॥ ملتا ہے مرد و مہر سے کچھ پیرانشا اور

لہنے والے ابھی عشق و ہبہ میں تصادم ॥ مغل سرتی میں ہیں کچھ شیشہ کر اور

اللَّهُ نَيْرَجِي فَطْرَتَ كَايَعَالَمٌ وَلَطْفٌ جُوكَتَاهُ تُوْبُوتَا كَحْمَا اُور

کیا خاطر نا زک پگراں گندے گا اس ○ پڑھائے جو در پر مر سحمدے کا نشان اور

افسر دیکس در جہے مرد لکھی بپاریں ۔ اُس شوخ سے کہتا ہو کہ اک نہ خم نہا ازد

یادانی ہے اسونچھے تری جعائیں ॥ جت کرم مجھ پر کرنے والے کے اور

مُحَمَّدِ دلطراٰتی بے حولاًگ کہ ہستی ○ وحشت کو مری چاہیے اک تازہ جہاں مدد

نفت ہو مجھے پریم سے شا۔ ○ بے شعر و سخن میں مرانداز بیال در

مشهور شاعر

شاعر

کاپنوری

کے
اپنی یہ بیش قیمت
عنزل

خاص
تعمیر چاٹ کلے

ارسال

۱۰

شکریہ کیا تھے شامل اعتباً

۱۰۷

بخارے	جاذبیت کھو جکی ہیں، کیونکہ معاشر فطرت
شرف	کا تفاصیل تھا کہ ہم بھی کائنات کی پرستی
کرام کو	کی طرح کسی دائرے کے پابند رہیں، جس
کسی کے	طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ فلا مجال ہے
لباد	اسی طرح یہ بھی قانون فطرت ہے کہ بنی
رُخسار	پابندی کے حسن و قوت کا دجدود مجال ہے
کی یاد	جس طرح شاعری ردیلت و تفافیہ کے دائرے
دلاتی	سے نکلنے کے بعد اپنا شعری حسن کھو دی آور

وہ شاعری کئے جانے کی مستحق نہیں رہی
اسی طرح ہماری زندگی اس دارجے سے نکلنے
یا آزاد ہو جانے کے بعد اپنی قوت اور
گرمی سے محروم ہو گئی، جس داشتے کو
خائن فلتر کے حکم سے بھی برحق نہ ہمارے
لے کھینچا تھا اور جس کو عربی زبان میں
”شریعت“ کہتے ہیں۔

دوستو! میں نے ایک سیدھی سادی
بات کہی ہے، اس پر نہ منہ بنائی کہ کیا
و غلط ہوا ہے اور نہ اس کی داد دیجئے
کہ کوئی نکنڈ آفرینی کیا گئی ہے، میرا مقصود
نہ غلط خوانی ہے ن شاعری، بلکہ آپ
جو ہماری زبان کے ذہین طبقہ —

کی ناں دیگی کرنے میں) سے توقع رکھتا ہے
کہ آپ کی نگاہ مزید و سختوں کی طالب
ہر کی، سخن ہمی کے ساتھ دردھ سے بھی
آشنا لی حاصل کرنا آپ کا حق ہے
ربا میں تواب آپ کے اور سخن سنجھ حضرت
کے درمیان حاصل ہونا تھیں چاہتا۔"

آئے میں
تو آپ
پابندی
لے لیں

آپ کو جس پرانی کتاب کی فردت ہوا کے متن
بھیں لکھیں بھم اپ کو مہیا کر نیکی کو شدش کرنیگے
اد ر آپ کو اپنی ماہوار شانہ ہونیوالی فہرست
کرتے ہوئے تاکہ تیر کے

بہت روشنے ریس کے
پتہ
مولنے بکٹ پو بدلیں
(یوپی - اندھیا)

لندن میں سچل میساعرہ

ایسا موجودہ اردو اس شہزاد کی ایک بزم بیانی سکی لڑکنے متنقہ کی اور اسکو پہ اردو نشر یہ کیلئے ریکارڈ بھی کی
لی صد آدم بکار ندوی فاضل اور سایت استاذ ادب مولانا عبد اللہ عباس ندوی نے کی اس موقع پر انہوں نے جو مدد و فتوح خطا
دہ بہم اپنے قارئین کے لئے مشاعر کر رہے ہیں ॥

خواتین دھرات !
آپ نے کرگی صدارت دے کر
عمرت افزائی کی ہے اس کے لئے شکرگزار
وں اور اپنی کم ناٹیگی کا اعتراف کرتا ہوں
طبیعت صدارت یا صدارت نامہ کی اس
واحی تہیید کے بعد اس مجلس ادب یا مشاعر
افتتاح کرتا ہوں، زیادہ دیر نہیں چند
وں کے اندر شرعاً کرام آپ کے سامنے
شروع ہو جائیں گے، یہ اپنی واردات
سائیں گے، اور ان کے دیدہ ددل
و گزری ہے اس کوئتے انداز میں آپ
سامنے ہو رہیں گے، آپ بھی چند عکس
لے رہے غریب الطعنی بھول کر وادہ وادہ
یعنان اللہ سے مجلس کی روشنی ملڑھائیں
خوش طبع احباب ایک دو فقرے
چلت کریں گے، اور رات گئے جب
اپنے اپنے خودوں کی طرف ہوئیں گے
ستے میں آپ کے تبصرے ہوں گے،
کے ترجم پر اور کسی کے شرپ، اور تعجب
ایک آدھ شرپا مصروف بھی دہراتے
ہو، مشاعروں میں بھی ہوتا آیا ہے اور
بھی بھی ہوگا،

لیکن کیا اچھا ہوتا اگر آپ کی
شاعری کی روح اور اس کے راز پر
بڑھاتی، آپ کو علم فہمی نہ ہو، میں اپنی
دھول دینے کے لئے شاعری کے مقاصد
کے بارے میں مختلف نقطے پر نظر
ماحت نہیں کرنا چاہتا، اور شاعری
کلام یعنی کی دھوت دہرانا چاہتا
حالی کے معترض شروع شاعری
رکیم الدین احمد کے تعمیدی مفاسد میں
ہر دایی غزل کے ہوا خواجوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِهِمَارِي تَارِيخ
حضرت عَمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْ بَشِيتِ الْمَال

"آئینہ ایام میں آج اپنی ادا دیکھو ۔"

عبد المختار النصارى

<p>معلوم ہوتا ہے ان پر جن کا سایہ ٹوکری ہے یا کسی انسانی بادو کا اثر ہے۔</p> <p>هذا الار مل قدر قضیت حاجۃ نعم حاجۃ هذ الار مل الذکر</p> <p>ترجمہ ۱۰۔ حلیف ان بیوہ عورتوں کی آپ نے مزدھت پوری کر دی، لیکن اس بیوہ مرد کی مزدھت کو بھی کوئی پورا کرنے والا ہے انت المبارک ولله عذر سیرتہ نقضی العوی دستقوم اللیل بالسرور</p> <p>ترجمہ ۱۰۔ حملیزا آپ ایک بارک سنتی میں آپ کی سیرت چاہیت یافتہ ہے، نوح اپنا کو کھل دیتے ہیں اور مرات بتجدد نونقل میں گزارتے ہیں۔</p>	<p>خرچ ہوگا، اگر جوڑا باقی رہ گیا اوہ اس کو حشرچ کرنے کی نوبت نہیں آئی اور میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا تو ہب سکتا ہے کہ میرے بعد جو حلیفہ وہ سچر تپیں لوٹا دے، انھوں نے جواب دیا کہ — یا امیر المؤمنین آپ جو مناسب خیال کریں اے انجام دیں، اسی درمیان ان کا رضا کا آیا جس کی نقیص پھٹ چکی تھی، آپ نے کہا نقیص میں پسند لگاؤ — اللہ کی فسم تم آج سے زیادہ کبھی اس فتدر منماج نہیں تھے، ان کے خلیفہ ہونے کے بعد یہی</p>	<p>حضرت عمر بن عبد العزیز نے مسند خلافت پر متکلن ہونے کے بعد جو پہلا کام انجام دیا وہ سیلان کے مال و متناع کا فرودخت کرنا تھا، اس سے ان کو ہبہ ان برادر ہاتھ آئے اور انہوں نے ان سب کو بیت المال میں جمع کر دیا، اس کام سے خارش ہو کر انہی بیوی رجو عبد الملک کی بیٹی تھیں) کے پاس آئے اور ان سے نمایا طلب ہو کر فخر رہا، فاطمہ! انہوں نے جواب دیا ارشاد یا امیر المؤمنین، اتنا سن کر آپ روئے لگے، افاقت کے بعد فرمایا۔ یا تو تم مجھ کو لے لیند کرو یا اتنا وہ لباس پہنے کر دو</p>
--	--	--

جس کو تمہارے والد نے ایک لاکھ دینیار
 خرچ کر کے اس پر سونے موتیوں اور
 یا قوت کا کام کرایا ہے، مجھے پسند کرنیکی
 صورت میں وہ کپڑا بیت المال میں جس
 کرنا پڑے گا، اگر اس کے بر عکس کپڑے
 کو پسند کر دگی تو میں تمہارا اشوہر نہیں،
 اہنؤں نے جواب دیا۔ خدا آپ کی
 جدائی سے بچائے امیر المؤمنین، مجھے
 کپڑے کی کوئی ضرورت نہیں ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا
 کہ اس کو تمہارے والد، کا آخری بال

پرسہ وہ یہ بیت اسیں ہے،
قرار دے کر جی کر دوں گا اور اس کے
علاوہ جو کچھ سامان بیت المال میں
ہے اس کو پہلے خرچ کروں گا، جب
اس کی پڑتال کو صحی خرچ کرنے کی نوبت
آئے گی تو اس کو بھی مسلمانوں کی بھلائی
کے لئے خرچ کرنے سے نہ کریں گا، اس
لئے کہ وہ بھی اموال المسلمين میں سے
ہے اور مسلمانوں کی کمی میں سکتے

ما یئں بہنیں ہیٹھیاں اور ہیو یاں نہیں	دہ حکم کو سایا
چوپٹ لڑی پر، عریاں مختویر دن اوزنیاں	اور کہا ایک
گندے افاذیں اور سینا کی نظر ہو تو	عورت تھیا را
جار ہی ہیں، کتنی موصیم رو دیں اس سلسلے	نام لکر زیادہ
بلا خیز کی زدیں ہیں، ان باطل کے	مانگ رہی
داعیوں نے کتنی حرم سر اؤں کے	سمی اور تم سے

پر دے اٹ دئیے، کسی سادہ دل
پاک طینت و باعصمت رکھیوں
جیا، شتم کی چاہ دیں تاریں دلوں
میں اسلامی احکام و شماری کی لفڑی
بیخادی فدا حش و منکرات کو دلوں
تاریا جوانوں کے ذہن دنگ کر کہ
دیا ان کے ایکاں و عقیدے پر جعل
مارا، اخلاقی و شرافت پڑا کہ
دنیٰ حمیت و خودداری کو حرمت علط
طرع ملادیا ان کے سوچے سمجھنے کا
بدل دیا، ستم بالائے ستم یہ کہ جنگ
بھی جاری ہے۔ اس لوت ماریں
تو کیا بلکہ روز بروز زیادتی ہے، نہ
کتنی بھیکی ہوئی رو دیں نے
کنایا ہیں، کتنی کراہتی اور سکھ
رو دیں ہیں جو کسی مستعمم کو آواز دے
ہیں، لیکن کون ہے جو اسکا جواب دے

کے ذوال سے اولاد۔ فی محبت غا
ہو چکی، ان کو بچوں کے آرام و آس
کا پر اخیال ہے مگر ان کی تعلیم
کی طرف کوئی توجہ نہیں یہ تنک بتا
کی زحمت نہیں کرتے کہ اسکو اور
کا بچوں میں جو کچھ ان کو دیا جا رہا۔
زہر ہے یا قند، شایلوں اور دسمبو
ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے خرچ
جا سکتے ہیں لیکن اس ہاری ہوتی
کے لئے اگر کوئی امت ماننا ہے
کوئی وقت مدد کا رہا تو یہ ان کے
موت سے کم نہیں، آخر اس سوچی
قوم کی تاریک رات ک روشن
اس کی اکھڑی ہوتی ہنا میں لگیں
ان کے گرد ہوئے خیے کب لفصب
جائیں گے، اس کی کھوئی ہوتی ہنا
کب واپس آئے گی، اس کی تہ

را یا اور کھوئے ہوئے
پس لے لیا۔
شامل سے کام لیں اور
ان انگریزوں نے
عفافی طور پر ہمارے
عورتوں، جوانوں اور
رفہم سے چین ریا۔
بھی ہماری ہے لیکن
اس ہماری ہوتی جنگ
کی جرأت کرے اور
اُس کو پھر سے بائے
ہی شامل ہو جاتا ہے اسی
ما بے، لیکن بات اب
کی نہیں رہی، انہوں
وکیل پیدا کر دیتے ہیں
دعاحد و دہشت کی اندھہ
شریف عصمت مآب

مولوی شمس احت مددگی

دکھ دنائے کے راز آپر کہ نا یہ

مولوی مشمسُ اسحق ندوی

مد جاہ رہی تھی،
نک کے آثار ظاہر
تفصیل چاہتے ہو
خدا کی قسم میں اس کو
میں کوئی کسر رجھوڑا
آنکھیں خصلتی ہوں
کو بلایا جیسا، پا ہیو
بجادیا گیا، خلیفہ
بیجے میں کہا، ہم عین
گذار رہے ہیں اور
اور بولا جی عذر نہیں پیدا
و عنیم میں ڈوبی
فوجوں کو کوچ کا
بھی اسلامی غیر
تحقیق، انہوں نے اگر
حرکت کا اچھا جواہر
میں انہیں شکر

نے میرے سوال کا جواب دیئے بغیر حضرت
دیاس میں ڈوبی ہوئی آواز میں سوال
کیا، تم کون ہو؟ میں نے کہا، تمہاری
ہی طرح ایک عرب ہوں، عورت نے
قدرتے امید والہیناں کے لیے میں
کہا خدا کا شکر ہے کہ ایک عرب عورت
اپنے بجائی عرب ہی سے شکایت
کر رہی ہے، یہ جواب دیتے ہوئے
عورت گھر کے کسی گوتے کی طرف
چل گئی، ہاتھ میں ردلی کا ایک مکڑا
اور دودھ سے بھرا ہوا ایک پیارے
کردالپس ہوئی اور مندرت کرتے پوٹے
کہا اے بجائی گھر خانی ہو چکا ہے،
انگریز شمنوں نے ہم پر حل کیا مال ٹوٹا
لے گئے، مردوں کو قید کیا، جوان ٹرکیوں

سروج عزوب ہوئے دیر ہو چکی تھی
تکی تاریکی نے دنیا کے انانت
پنچ سیاہ دسنان دامن میں چھا
کا۔ جب میں دارکی میں داخل ہوا
مردی غضا میں سنا ٹاہی سنا چاہیا ہوا
بیتی میں پہنچا تو بیوادوں بولا جھی
توں اور مردوں کے رو نے چلانے
کا و بکا کی پیغمبم آوازیں سنائی
پہنچیں، میں بھی ختم میں ڈوب گیا،
طبیت نے مجھے اختیار ایک گھر میں
لے ہونے پر مجبوہ کر دیا، وہاں
نے جو کچھ دیکھا، وہ دل کو مبقرار
روح کو بے چین کر دینے کے لئے
لے تھا، ایک عورت جو سراپا ماتم تھی
رہی تھی روک کر کہہ رہی تھی ۱۰۰۰ے حکم

بھاری بھی جز رے، تو نے ہم سے یہاں
بے توجیہی بر قی کر دشمنوں نے ہیں
اوہ اور بھارے پھوں کو میتم و بے یار
دگا رہنادیا، بھاری ازندگی ہم پر
بھوکی، سرچ کی ہمیا بار شما عس بھی
ہی عم کی دنیا میں اجالا نہیں کریا میں
اپنوں سے اتنے بے جز کیوں ہٹوڑا
ری دل سور آہوں کو تو سنو، عزیس
ت گئیں، بستی کے جوان شہید کر دیئے
لے، حورتوں کو بیوہ بھوں کو میتم اور
بھوں کو بیلے سہارا بناؤ کر چھوڑ دیا
لیا، اب ہم ہیں اور رنگ و ختم کا ایک
اتھاہ سمندر، حورت کا چہرہ اتراءو
تھا اور آن بھوں سے آنسو جاری تھے،
وہ بچھے دیکھتے ہی کھڑنی بھوکی، میں نے
اس سے پوچھا، تم پوچھ کیا محبت آگئی
اس تو ٹھوڈا قائم کا سبب کیا ہے؟ حورت

کو اپنے ساتھ لے کر بولڑھوں اور بھوں
کو بے سہارا چھوڑ گئے، میں اپنے ایک
کام سے سرفہرستگئی ہوئی تھی و اپنے
بھوئی تو گھر خالی پایا سوائے بولڑھی
حورتوں بھوں اور ضعیغروں کے کوئی نہیں
عمر کا باقی حصہ رہنے اور نوح کرنے میں
گذارہ بھی ہوں، حورت کی بات ہیرے
دل پر بھلی بنکر گئی، میں نے اپنے پر
تاب پاتے ہوئے کہا، جہن نہم روؤو نہیں
جلد ہی خلیفۃ الملیکین سہاری مدد کو
اپنا لشکر بھیجیں گے۔

رات کسی طرح گزری صیکھتے
ہی میں گھوڑے پر سوار ہوا اور قرطبا
کی طرف روان ہو گیا۔ قرطبا بچوں نجتے ہی
گھر گیا، اپنے کپڑے و خروشیک کئے،
اوہ ایسا پاؤں خلیفۃ الملکین حکم کی
خدمت میں حاضر ہوا، جو کچھ دیکھا تھا

عالم اسلام

اسلامی تہذیب

خسریہ :- نعیم قداح + ترجمہ :- اقبال احمد عظیم ندوی

یہ مفہوم مغربی افقيں میں اسلام و مسیحیت کے کردار پر ایک
نتی اور اہم کتاب کے بعض حصوں کے ترجیح و تلخیص پر
مشتمل ہے اور اس سے اس خطہ ارضی کے متعلق بعض فتویٰ و مسیکے
معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

افریقہ ادھر آ جزی دس سال
تام عالمی طاقتوں کی بائیکی شکش کا ادا
بنارہا، اس میں دخل اندازی کی اہمیت
کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ نئے اپنے
ہوٹے ہوا کبھی نئی افریقی حکومتوں سے
امید میں والبستہ رکھنے ان سے تعلقات
تفاہم کرنے اور ان کی دوستی حاصل کرنے
میں ایک درس سے سبقت لے جانے
کی کوشش میں مصروف ہیں اور ایک درس
سے بازی کے جانا چاہتے ہیں۔

عہد کی حدثت افزوں کے اندر
دھرم دلیل کے ساتھ اپنے دعوت کے سلسلہ
میں اسلامی دعوت کے درود کا بیان
کریں بار آور تندی نجح کی شاہ پیش کرتا
ہے جو دسویں صدی عیسیوی میں ان مطلبیں
کے ہاتھوں پیش آئی جو بیک وقت داعی
بھی تھے اور بجا بدھی، اور جو اسلامی
دعوت کے سهلانے کے سلسلہ میں
ہمدردی یا محبت سخنی بلکہ محض اس وجہ سے
کہ کہیں اس اخوت و بجاہی چارگی کا وجود
ملہور میا نہ آ جائے جس کی دعوت اور بشارت
اسلام نے دیتے۔

مغربی افریقہ میں اسلامی تدن
کے ہاتھوں پیش آئی صدی عیسیوی میں ان مطلبیں
کے ہاتھوں پیش آئی جو بیک وقت داعی
بھی تھے اور بجا بدھی، اور جو اسلامی
دعوت کے سهلانے کے سلسلہ میں
کا ذکر کیا ہے، میرے خیال میں اس
کتاب کی اہمیت اور اس کی قدر دوست
اس فضل سے معلوم ہوتی ہے، جس
میں اتفاقی، تندی، اجتماعی ترقی کی
حیثیت سے مکونوں کی ترقی کے سلسلہ
میں اسلامی دعوت کے درود کا بیان
ہے، غانمار چوتھی صدی سے تیرہ
تک) مآلی (۱۲ سے ۱۶ تک) اور
سوزانی (۱۱ سے ۱۶) مکونوں
میں۔

اس لئے کہ تاجر، فتحاڑ داعیٰ
عرب و بربار اسلام کو شدائی افریقہ
اور مصرے کے کہ اس غیر ترقی یافتہ
مشکل کا نہ خطہ تک لے سکتے اور اسلام
کے ساتھ ساتھ اس کی تہذیب اس
کے قوانین، اور اس کے اس نظام کو
بھی لے گئے جس نے نئے مسلمانوں
کو ایک پیغام اور ان کو زندگی کی ایک
ٹھوکی حقیقت عطا کی، چنانچہ پہلے
دشیت کے خلاف پھر استعمار
کے خلاف معروف جہاد ہو گئے، صن
اس وقت جب کہ مسیحی مشیزی بھائی
چارگی کی برابر دعوت دے رہی تھی
لیکن اپنی سفید قوم کو اس کے باوجود
لانے میں مطہریں نہیں کر پا رہی تھیں
ایسے دلت ہیں اسلام نے جعلی چارگی
کے اس شمارکو بت پرستوں کے ساتھ

سوریا نیا سے تیک بنگال اور گھانہ، د
نا بھیر یا تک گئے تھے، بارہویں صدی
عیسوی میں نا بھیر یا کی نہر کے قریب۔
تو میکلو اور تیرہویں صدی میں مدینہ
جنہ کی شکل ہیں دو اسلامی اریاستوں
کی افریقہ میں بنیاد پڑی اور سیر الدین
اہر ساحل عاج و ساحل ذہب میں
الی کی معمور طسلطنت کے قیام کے بعد
سے اسلام مکمل طور پر پھیل گیا، اور بھیز
شاد، العونا، اور جاودت میں ایک
ایسی توہی اسلامی حکومت وجود میں
آئی جو ایسوں صدی تک باقی رہی کہ
یہاں تک کہ برطانیہ نے اس کی آزادی کی
کو ختم کر دیا اور اس کا تاثر سے اتحاد کر دیا
حصارہ اسلام و حصارہ قدر
ہانی افریقیا الفرمیہ کے مصنفوں نے
اس پر یک باب "نشر اسلام" میں

جز کی ہے، ان دونوں کے تدقیق انسانی
تعلقات بہت قدیم ہیں، مصر، سوریا
اوپر افغان کے ساحل کے ساتھ شامی
افریقہ کا تعلق اکثر ادوات سیاسی تدقیق
و حدت کا رہا ہے، لیکن جب اسلام آیا
تو ان علاقوں پر آخری چھاپ لگادی اور
عربی و اسلامی تہہ پی کی شامی شامی
افریقہ سے یک مری افریقہ تک چل پڑیں
اور اسلام اور عرب قرون مغلی کی پوری
مدت میں اس تہہ پی کے علمبردار بنے
رہے، اسلام استوتھ تک افریقیوں
کے لئے مثل راہ بنارہا جب تک آنکار
کی تاریکی اس پر سایہ مگل ہو گئی، اور یہ
ب اس "سفید قام پورہ میں" کا کام نامہ
ہے جس نے اسلام کی معاونت میں ماری
قوت مرکز کر دی اور اس کی یہ کوششیں
سے یہ نہیں تھیں کہ اس کو سیکی مدبت سے

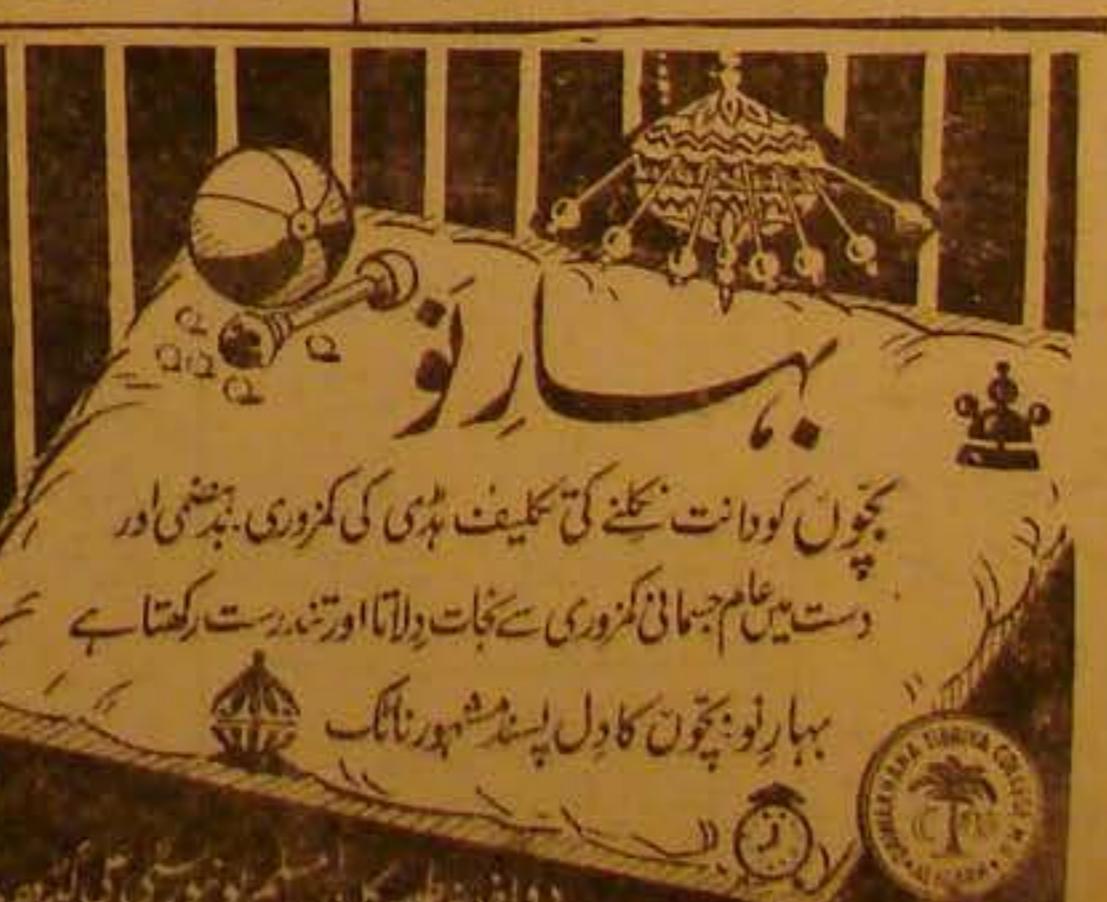
ہے، آپ کے سامنے عالم کے ماہرین معاشیات کی تدبیر میں بھی ہیں، اور ان کا چہستہ انجام پیشیجن اقوام کی استثمار کی اور جمیوری دعویٰ ہائے نجات و نذر اسے ہیں، اور ان کی ناکامیاں بھی ۱۱۔ مکمل نظام حیات کے کامل مسئلے اسلام کے سید سادھے فلسفہ معاشیات پر بھی عمل کر کے دیکھئے

نام نہاد جہوری بخندوں سے نکل کر کبیونزی خواہیں
کہاں سے نکل کر شہزادی تاہمیں سے کہتا

جگہ کرنے والے ایسا ہو گا جس کو کہنا پڑے۔

لے بس لی دمہ درماں ریا دہ ہوں ہی میں ورنی زادہ
مصارف اور زیادہ سرمائے کی ضرورت پڑے گی۔
جب چھوٹے جسم دالے تاروں اور بڑی جماعت دالے
سونج کے خدا کا فیصلہ یہی ہے کہ قسمت میں تفاصیل
ہوتی انوان قدرت کی یہ لکنی کھلی باوات اور اس کی
نمیت کی ناشکری ہو گی کہ جس کو داد آنکھیں سنبھلتی گئیں
وہ ایک بی آنکھ سے دیکھے، جس کو دو پیر لے دہ لنگڑا کر
چلے جس کو گوشت، روپی کے سامان عسیر ہوں،
وہ چنے اور بھونے پر لبر کرے، الیتہ یہ ضرور ہے کہ
آنکھوں والانا بینا کو راستہ بتا دے، پر دی والا
انگڑے کو سہبہ را دے، اور حوشیاں تنگ دست
کی جزے، اسی فلسفے کی بنیاد پر اسلام کی معاشی عمارت
انپہ اصولوں کے ستوں کوئے کر شکھڑی ہے کہ معاشیات
کی تنظیم کے بعد، بڑے ذمہ دار کی مالداری بھی قائم
ہے اور سکولی ذمہ داری دالے کی تنگی و دربڑی چائے
فیصلے کی راہ - ہمارے ناظرین! اسلام کے
بنیادی معاشی اصول آئے
سانت رکھ دیتے گئے ہیں، دیگر جزوی مسائل کی حل
اسلام کے دیگر جزوی مسائل سے خود بخود ہوتی

یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ ورثتے
مقرر کردہ حقوق کی وضاحت کی جاتی، لیکن یہ بار
بانکل صاف کہنی ہے کہ اسلام نے بعض حقوق
کا حصہ بعض کی فضیلت کم رکھا ہے، اس کی وجہ
یہ چیز ہے پہلے عرض کی ہے کہ اسلام ہر چیز میں عدالت
فائدہ رکھنا چاہتا ہے، اس نے وہ ہرگز اس بات کی ابھی
نہیں دے سکتا اک کمرہ کم ذمہ داریوں والے کافی
لیں، چنانچہ عورت کا حصہ مردوں سے کم ہے۔
کی وجہ بانکل خاہر ہے کہ عورت کی ذمہ داری میں وہ
ہے، عزودیت زندگی اور سامان معاش کی فراہمی مر
کے زمانہ چونتی ہے اور یہی ذمہ، اور یہ ازیادہ معا
کی مقابح ہے اس لئے قدرتی طور پر مردوں کا حصہ
پہنچا ہتھی، یہ تو وہ جدیدی کی عصیت کی اس کی ای
غلطی ہے کہ وہ معاشی میدان میں خواہ مخواہ دوڑ
کی کوشش کر رہی ہے جس کے نتیجے میں وہ ایکیٹر
اپنے طبعی مقتضیات کے عدم حوصل سے غیر مطین
اور دوسرا طرف الفاظ کی عدالت میں اپنی "کلم"
کے فیصلے پر پیشان لے تو اپنے فرائض منصبی اور
ہر سماشی انجمنوں سے بانکل آنگ رہنا چاہتے ہیں
اس میدان میں دوسرے آزمودہ کارروں بھی کو
چاہتے ہیں۔ وہ گھر اور ادارے کی تربیت میں اپنی بھت
دیاغی اور علی کارشوں کو صرف کرتی ہے کہ یہ تربیت
پورے خاتمہ ان، پورے شہر پورے عالم اور پورے
نظام اور گورنمنٹ کی ترقیاتیں بخواہیں



اسٹاکسٹ کے خواہشمند حضرت خط و کتابت

ایجتیاں۔ (۱) ایس نلپر انید سنس مسلطان منزل پن گنے کا پتو
او دھ بزر اسٹوریں آمین آپار کھستو۔

کوائفِ دارالعلوم

از مولانا عبدیممع صادق ذوی

دارالعلوم ندوہ العلاماء (لکھنؤ) کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں صفراء دورہ کر رہے ہیں، یہ کوت قبیلے کے حلقوں کے ہمدرد و میر حضرات زائد سے ذاتہ دارالعلوم کی ای اعانت فراز کر عذر اللہ ماجہب ہو گی۔ مولوی عبد العلی صاحب ذوی تحصیل پکھڑا یاں، ضلع کا پنور ضلعہ ہمیہ پور کاپی، ہبوب، مودہ، دیگرہ کا دورہ کریجے ہیں، اس علاوہ کے حضرات سے توقع ہے کہ وہ موصوف کے ساتھ استشراق علی درماں کے۔

دیوریا، چمپارن مولوی عبدالرشید صاحب دیوریا، چمپارن، بینیا، دیوریہ کے دورہ پر حسب محوال گئے ہیں، ان تمامات کے حضرات کے لئے موصوف نے ہمیں ہمیں امید ہے کہ دل کو لکھ قاون فرمائیں گے۔ مولوی عبدالستار صاحب رحائی یتوں۔ ناندیہ بخشی داری پر دشیش

چند دارا، سیدنی، پامنا، دیگرہ کے دورہ پر موصوف کے ساتھ قاون فرمائیں گے، ان ضلع کے خیزہ ہمدرد حضرات سے توقع ہے کہ موصوف کے ساتھ قاون فرمائیں گے۔ اس مرتبہ رمضان المبارک میں راجستhan کے علاقوں میں دارالعلوم کی اعانت کے لئے تنگی و قلت کی وجہ سے محوال کے مطابق جو دیگر ہمیں ہمکی تھی راجستhan کے احباب کا انتباہ بھی چل۔ باقاعدہ اس علاقہ میں کچھ عرضہ تکر کام کرنیکی مزورت ہے اس لئے مولانا محمد باششم صاحب و شیخ ندوہ العلام جو اس سے قبل بھی راجستhan کے علاقوں میں کام کر رکھ چکے ہیں) ہم اگلے کو دن اکر عذر اللہ ماجہب ہوں گے۔

سیکرپ کیلینا یہ دا چھوٹے بچوں کی سندھی پڑھانے اور ان کی ٹپیاں مصنفو طکرئے سے کچھ پن کو در کرنے اور دانتوں کے نکلنے میں مدد دیتی ہے۔

ڈگس منیشور ک انگریزی داؤں سے بانہا یہ ایک مرکب ہے۔ کچھ کاشت اور جبلہ و جیزو میں فائدہ مند ہے، زکام کی وجہ سے بندنک کھولنا ہے اس کو سینہ پر ادھبم کے درمیں حصوں پر جہاں سر دی کا اثر ہو گب ندا چاہتی۔

بھارت کیمیکل ائیڈفارمٹیکل لیبارٹری نشاط گنج کامنٹ

خدا کی رحمت سے بایوس نہ ہو، آج تمہارے نام کے دوسرے میدان یہیں، آج تمہارے بیٹے الحاد سے بخوبی ازماں کا موقع ہے،

تمہارے نام سے دہریت مادیت سے آج بھوٹے کا موقع ہے، یعنی

مالک اس سے امام ابوحنیفہ و امام شافعی، امام مالک و امام احمدؑ کی روح نہیں، محمد عربی سے اللہ علیم کی روشنی ہو گی۔ آج کبے

یہ حدیثیں لگ رہی ہیں کہ سے کچھ تو یعنی وسادت دریاں لگنے والے

تمہارے میدان درمیں آج یہ دریاں را پشتہ

تمہارے میدان اپنے علماء سلام کی

..... نکاہیں ان

دریں گا ہوں کی طرف لگی ہوئی ہیں جو ان باتوں کو سمجھتے کیا ابیت و حملتے

رکھتی ہیں، جو کے باہمیں نے اپنے

لئا و تظام میں اس کی صلاحیت

پیدا کر لیتی کو شیش کی سی، کہ جب

حد رجا فر کو کوئی نیا نقص پیدا ہو تو

ہمارے فضلا اس کو سمجھ کیں اور

اس کا حقا بلکہ کر سکیں۔

"باقی"

بقیہ اداریہ

تناکہ پیدا کر دیتی ہے، شایدندہ الہام ایسی زندگی کے اسی درمیں ہے جیسیں یہیں بیخ بیانیوں پر ادنی تحریک اور کوشتیں اس کے لئے حیات نو کا

پیام لاسکتی ہے اور ایسے حریت ایگر زندگی و ثمرات پیدا کر سکتی ہے جو کہ صحیح اذادہ بھی ہمارے لئے اسی سبقت مشکل ہے۔

ختم شد

بقیہ تقریر مولانا علی میاں حسن

اداگر پھر کسی بہت کا دبی اُب عطا کرنے کے اور وہی کام سے تو بالفک مکن ہے!

آج کتنے بڑے بڑے فقہ ہیں جو اس وقت جنم کے شلوؤں کی مانند جمیل ہے

ہیں اور پورے پورے اسلامی ملکوں کو جلاخ خاکست کر دیا چاہتے ہیں جو صاحبہ کرامہ کی امیدوں پر پانی پھیڑ دیا چاہتے ہیں،

آج قسم کے اسلام سبز، ایمان سوہنے، اخلاق سوہنے، انسانیت سوہنے اُبھر دیتے ہیں، موہن تاحریت، شام کا

اکٹھاتی اور اس کا کیونزم تاریخ عرب دیکھا بینے آغوش میں لے لینے کے

- لے بے ہیں ہے، ادبی احادیث قوم پرستی - شہوت محمد طالب اللہ علیہ وسلم سے آنکھیں

ملائیں کے لئے تیار ہے، آج مصلیہ کذاب نہ نہ تھے دب میں آ، ابے اور جوت جو ہی کو پھلن کر بہاہے۔

آج رسول اللہ علیہ وسلم کے سرای پر ڈاکٹر لال جاہ بہاہے، آپ کے تکمیلیں نہ کافی پیدا کئے جاہبے ہیں آپ کے داراللطنت پر جملہ کیا جاہ بہاہے،

بے اگر اس امام الجیشہ، امام ثانی، امام ملک، امام افغان، اسیں جیل ہوتے تو میں یعنی کوئی ہمیں کوئی نیا نقص پیدا کر سکتے، وہ فتح کی تذكرة ہے، اسی درمیں ہے جیسیں

کی تذكرة ہی بھی تقدیر طلاقی طرف نہیں

کرتے، تم خوش تھت ہو کر نہ جھنی لے معمم تھیں ہے، اللہ کی حکمت بہادر اس کی تھت کا ملے اس کے لئے

پہلے بھا انتقام کر دیا اور اسی کو امام شافعی، امام الجیشہ، امام مالک اور امام احمد جیسے اعلیٰ عطا کئے، جب کر لکھ

لکھ اور ایک منت کی تاخیر کی گئی تھی نہیں تھی، تم خوش تھت ہے.....